NEWS ONE TV ONE وسیب

دین و دنیا

خطباتِ ضیاء

موضوع

غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؓ

جمعہ 3 اکتوبر 2025ء / 9 ربیع الثانی 1447ھ

پیر محمد ضیاء الحق نقشبندی

ریسرچ سکالر، مذہبی رہنما، روحانی تربیت کار

تعارف

چیئرمین: تنظیم اتحاد امت پاکستان

صدر : الامین فاؤنڈیشن (الامین اکیڈمی CSS/PMS)

صدر: ایجوکیشن ریسرچ فار پیس سوسائٹی

تصنیفات: 16 کتابیں

کالم نگار: روزنامہ جنگ (اجتہاد)

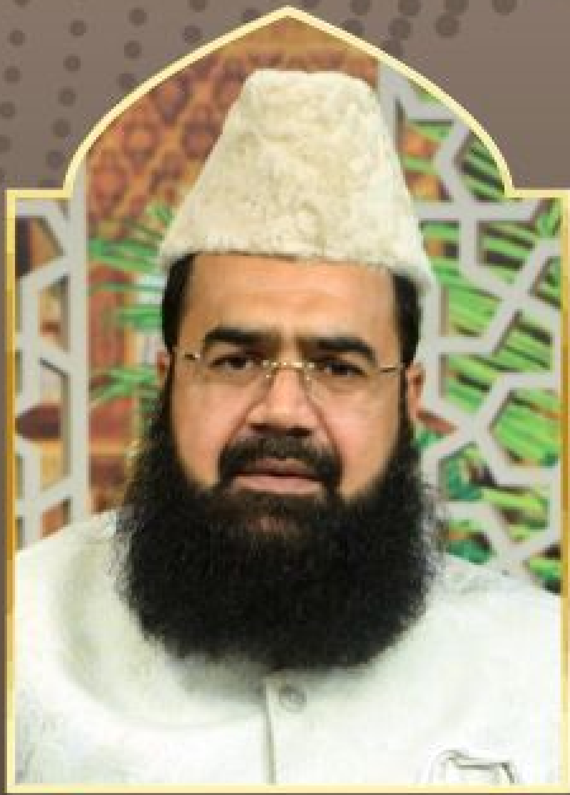
اینکر: پروگرام دین و دُنیا (نیوز ون)

سابقہ اینکر: اجتہاد پروگرام (جیو ٹیز)

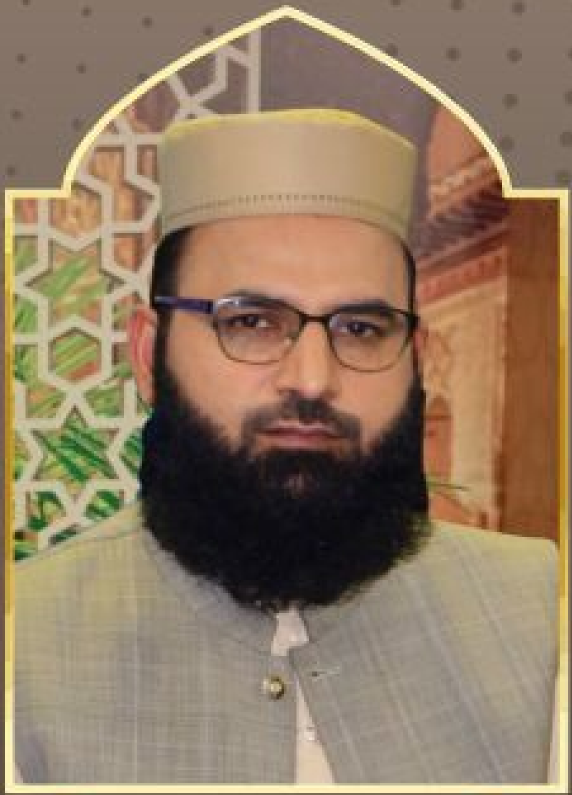
لیکچرار: CSS/PMS (الامین اکیڈمی)

ناشر الامین اکیڈمی پبلی کیشنز 307 شادمان 1 لاہور پاکستان

شرکاء



مفتی شاہد محمود مدنی



پیر محمد ضیاء الحق نقشبندی



صاحبزادہ مفتی خلیل احمد یوسفی



پیر محمد طیب نورانی

غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی

حضور غوث اعظم ،غوث الثقلین ،امام الطرفین ،امام التقیٰ ،تاج الاصفیاء ،قطب ربانی ،شہباز لامکانی ،رہبر شریعت و طریقت ،ناصر سنت ،سیدالزاہدین ،رہبر عابدین ،قطب الاقطاب ،غوث صمدانی ،شیخ عبدالقادر جیلانی ،

اسم مبارک: عبدالقادر ، **کنیت:** ابومحمد ، **القابات:** محی الدین ،محبوب سبحانی ،غوث الثقلین ،غوث الاعظم ۔

پیدائش: آپ کی پیدائش 470ھ بمطابق 1078ء میں بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں ہوئی

وصال: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 11 ربیع الثانی 561 ہجری بمطابق 1166ء میں 88 برس کی عمر میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پُرانوار آج بھی بغدادِ معلیٰ میں مرجعِ خلائق ہے۔

(الطبقات الکبریٰ ،ج:1 ،ص:178)

88 سال عمر پائی۔ آپ کا مزار پُرانوار عراق کے مشہور شہر بغداد شریف میں ہے۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار ،ص:171)

حلیہ: آپ کا قد درمیانہ ،بدن نحیف ،سینہ چوڑا ،داڑھی گھنی ،رنگ گندمی ،گردن اونچی ،آنکھیں سیاہ تھیں جبکہ ابرو ملی ہوئیں تھیں۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر ،ص:۱۹)

پیدائش کے مناظر

سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی کی ولادت ماہ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا۔ سحری سے لے کر افطاری تک آپ اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے ،آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں:

جب میرا فرزند ارجمند عبدالقادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار ،ص:172)

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

آپ کے بچپن کی برکتیں

آپ کی والدہ ماجدہ فرمایا کرتی تھیں: جب میں نے اپنے صاحبزادے عبدالقادر کو جنا تو وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت میرا دودھ نہیں پیتا تھا اگلے سال رمضان کا چاند غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے

کے لئے آئے تو میں نے کہا: میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔

پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ سیدوں میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بہجۃ الاسرار،ص:172)

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مادرزاد ولی تھے۔شب ولادت کی صبح رمضان المبارک کی سعادتوں اور برکتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے تھی گویا یکم رمضان المبارک اس دنیائے رنگ و بو میں آپ کی آمد کا پہلا دن تھا۔حضرت نے روز اول ہی روزہ رکھ کر ثابت کر دیا کہ آپ جن صلاحیتوں سے بہرہ مند تھے ان کی سعادت کسبی نہیں وہبی تھی۔پورے رمضان شریف میں یہ حالت رہی کہ دن بھر دودھ نہیں پیتے تھے۔جس وقت افطار کا وقت ہوتا دودھ لے لیتے۔نہ وہ عام بچوں کی طرح روتے چلاتے تھے اور نہ کبھی ان کی طرف سے دودھ کے لئے بے چینی کا اظہار کرتے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے خود بھی ایک شعر میں اپنے زمانہ رضاعت کے روزوں کا ذکر کیا ہے:

بداية امری ذکره ملاء الفضا

وصومی في مهدی به کان

''میرے زمانہ طفولیت کے حالات کا ایک زمانہ میں چرچا ہے اور گہوارہ میں روزہ رکھنا مشہور ہے''۔

تعلیم وتربیت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم قصبہ جیلان میں حاصل کی، پھر مزید تعلیم کے لئے سن 488ہجری میں بغداد شریف لائے اور اپنے مزید زمانہ کے معروف اساتذہ اور ائمہ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علومِ قرآن کو روایت و درایت اور تجوید و قراءت کے اسرار و رموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانے کے بڑے محدثین اور اہل فضل و کمال و مُستند علمائے کرام سے حدیث کا سماعت فرما کر علوم کی اس شاندار طریقے سے تحصیل و تکمیل فرمائی کہ اپنے ہم عصر علماء میں نمایاں مقام پالیا بلکہ ان کے بھی مَرجع بن گئے۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر،ص:20)

سلسلہ نسب:

آپ والد ماجد کی نسبت سے حسنی ہیں سلسلہ ءنسب یوں ہے،سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید ابو عبداللہ بن سید یحییٰ بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جون بن سید عبداللہ محض بن سید امام حسن مثنٰی بن سید امام حسن بن سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی والدہ ماجدہ کی نسبت سے حسینی سید ہیں۔ (بہجۃ الاسرار،معدن الانوار)

حضرت شیخ البقا فرماتے ہیں:

میں ایک روز حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا میں پہلے کبھی حاضر نہ ہوا تھا اور نہ ہی کبھی آپ کا کلام سنا تھا میں نے دل میں کہا کہ اس مجلس میں حاضر ہو کر اس عجمی کا ذرا کلام سنوں جب میں مدرسہ میں داخل ہوا اور دیکھا کہ آپ کا کلام شروع ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا کلام موقوف فرما دیا اور فرمایا اے آنکھ اور دل کے اندھے! کیا تو اس عجمی کے کلام کو سنے گا؟ تو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ آپ کے منبر کے قریب پہنچ گیا پھر میں نے اپنا سر کھولا اور بارگاہِ غوثیت میں عرض کیا یا حضرت! مجھے خرقہ پہنائیں۔ تو حضرت سیدنا غوث اعظم نے مجھے خرقہ پہنا کر ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے تمہارے انجام کی خبر نہ دی ہوتی تو تم ہلاک ہو جاتے۔

(بهجة الاسرار، ص:211)

اوصاف ومحاسن

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت کی ایک جھلک پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

بعض مشائخ وقت نے آپ کے اوصاف میں لکھا ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے با رونق، ہنس مکھ، خندہ رو، شرمیلے، نرم طبیعت، کریم الاخلاق، پاکیزہ اخلاق، پاکیزہ اوصاف اور مہربان وشفیق تھے، ہمنشیں کی تعظیم وتکریم کرتے اور غمزدہ افراد کو دیکھ کر امداد فرماتے تھے، مزید لکھتے ہیں، ہم نے آپ جیسا فصیح وبلیغ کسی کو نہیں دیکھا، بعض بزرگوں نے آپ کا اس طرح وصف بیان فرمایا ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکثرت رونے والے، اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والے تھے۔

سچ اور حق تو یہ ہے کہ بندہ اپنے معبود حقیقی کی یاد میں ہمہ تن مصروف رہے اور بندے کا خدا کو یاد کرنا ہی اصل زندگی ہے، جہاں تک تعلق ہے خدا کی یاد کا اور اس کے ذکر کا تو کائنات کی ہر مخلوق اپنے اپنے طور پر ذکر وتسبیح میں مشغول ہے اور بندے (انسان) کو بھی اس کی عبادت کرتے رہنے کا حکم ہے یہ بات بقیہ تمام مخلوق کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ خدا کو یاد کرو لیکن بندہ انسان ہے غفلت میں پڑ جاتا ہے اپنے رب کو بھول جاتا ہے، تو اس کی غفلت کو دور کرنے کیلئے کلام مجید میں باری تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے ذکر کی طرف متوجہ کیا، جب ہی تو یاد الٰہی میں زندگی گزارنے والے خدا کے مقبول بندے ہو گئے یہ سب بندے اللہ کی یاد میں اس قدر مصروف رہے کی دنیا کے ہر کونے میں اب ان کو جانا پہچانا جاتا ہے۔

سالک السالکین میں ہے کہ جب سیدنا عبدالقادر جیلانیؓ کو مرتبۂ غوثیت ومقام محبوبیت سے نوازا گیا تو ایک دن جمعہ کی نماز میں خطبہ دیتے وقت اچانک آپ پر استغراقی کیفیت طاری ہو گئی اور اسی وقت زبانِ فیض سے یہ کلمات جاری

ہوئے: میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔

منادیٔ غیب نے تمام عالم میں ندا کر دی کہ جمیع اولیاء اللہ اطاعتِ غوثِ پاک کریں۔

یہ سنتے ہی جملہ اولیاء اللہ نے گردنیں جھکا دیں۔ (بہجۃ الاسرار)

تمام علماء و اولیاء اس بات پر متفق ہیں کہ سیدنا عبد القادر جیلانیؒ مادر زاد یعنی پیدائشی ولی ہیں۔ آپ کی یہ کرامت بہت مشہور ہے کہ آپ ماہِ رمضان المبارک میں طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک دودھ نہیں پیتے تھے اور یہ بات گیلان میں بہت مشہور تھی کہ "سادات کے گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دن بھر دودھ نہیں پیتا"۔

بچپن میں عام طور سے بچے کھیل کود کے شوقین ہوتے ہیں، لیکن آپ بچپن ہی سے لہو ولہب سے دور رہے۔

آپ کا ارشاد ہے: جب بھی میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں سنتا تھا کہ کوئی کہنے والا مجھ سے کہتا:

اے برکت والے، میری طرف آجا۔

ایک مرتبہ بعض لوگوں نے سید عبد القادر جیلانیؒ سے پوچھا کہ آپ کو ولایت کا علم کب ہوا؟ تو آپ نے جواب دیا:

دس برس کی عمر میں جب میں مکتب میں پڑھنے کے لئے جاتا تو ایک غیبی آواز آیا کرتی تھی جسے تمام اہلِ مکتب بھی سنا کرتے "اللہ کے ولی کے لئے جگہ کشادہ کر دو"۔

کسی نے غوثِ اعظم سے پوچھا: آپ کے محی الدین نام کا کیا سبب ہے؟ تو فرمایا 511ھ کو جب کہ میں پا پیادہ عازمِ حج تھا، میرا گزر ایک بیمار پر ہوا، جس کا رنگ متغیر تھا، اس نے مجھے دیکھ کر کہا: السلام علیکم یا عبد القادر، میں نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا: آپ مجھے بٹھا دیں۔ میں نے اسے بٹھا دیا۔ تب اس کا بدن بڑھنے لگا اور اس کی صورت (بھی) اچھی ہوگئی اور اس کا رنگ بھی صاف ہوگیا، میں اس سے ڈرا تو وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا، نہیں۔

تو وہ بولا، میں دین ہوں، میں خستہ حال ہوگیا تھا، جیسا کہ آپ نے مجھے دیکھا، بلاشبہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے سبب زندہ کر دیا اور آپ محی الدین ہیں۔ (بہجۃ الاسرار)

ملک شام کے ایک سکالر ڈاکٹر عبد الرزاق الگیلانی لکھتے ہیں:

"ہم بغداد میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

1۔ پہلا حصہ 488ھ میں آپ کی بغداد آمد سے 521ھ میں مسند تدریس پر فائز ہونے تک ہے۔

2۔ دوسرا حصہ 521ھ سے لے کر 562ھ میں آپ کے وصال تک ہے اور یہ علم کے چراغ جلانے، تعلیم دینے اور وعظ و ارشاد کا مرحلہ ہے"۔ (الشیخ عبد القادر الجیلانی، الامام الزاہد القدوۃ، ص:102)

امام یافعی کا فرمان:

امام یافعی (جن کی کتاب کی امام ابن حجر عسقلانی نے ''التلخیص الخبیر '' کے نام سے تلخیص کی)

وہ فرماتے ہیں: شرق تا غرب پوری دنیا سے علماء، فقہاء، محدثین، صلحا اور اہل علم کی کثیر جماعت اطراف واکناف سے چل کر آتی اور آپ کی مجلس میں زندگی بھر رہتے، علم حاصل کرتے۔ حدیث لیتے، سماع کرتے اور دور دراز تک علم کا فیض پہنچتا۔ امام یافعی مزید فرماتے ہیں: سیدنا غوث الاعظم کا قبول عام اتنا وسیع تھا اور آپ کی کراماتِ ظاہرہ اتنی تھیں کہ اول سے آخر کسی ولی اللہ کی کرامات اس مقام تک نہیں پہنچیں۔

امام یافعی شعر میں اس انداز میں حضور غوث پاک کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ:

غوث الوراء، غیث النداء نور الھدی

بدر الدجی شمس الضحی بل الانور

(مرأۃ الجنان، ج:3، ص:349)

غوث الاعظم کی مجلس میں جنات کا ہجوم

آپ کے وعظ و نصیحت میں انسانوں سے زیادہ جنات شریک ہوا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ایک ہم عصر شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں نے جنات کی حاضری کے لئے وظیفہ پڑھا لیکن خلاف معمول کوئی جن حاضر نہ ہوا۔ بہت دیر بعد چند جن حاضر ہوئے میں نے تاخیر کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ ہم حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے ، برائے مہربانی جب حضرت شیخ وعظ فرما رہے ہوں تو ہمیں نہ بلایا کریں۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تم بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو؟ کہنے لگے کہ آدمیوں کے اجتماع سے کہیں زیادہ ہم جنات کا اجتماع ہوتا ہے اور ہم میں سے اکثر قبائل حضرت شیخ کے دست مبارک پر اسلام لے آئے اور اللہ کی طرف راغب ہو گئے۔

(حیات المعظم فی مناقب سیدنا غوث الاعظم، ص:67)

حضرت ابو سعید قیلوی فرماتے ہیں:

میں نے کئی مرتبہ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اور دیگر انبیاء کو آپ کی مجلس میں رونق افروز دیکھا اور فرشتے آپ کی مجلس میں گروہ در گروہ حاضر ہوتے تھے۔ جنات کے گروہ کے گروہ آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور حاضری میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے تھے۔ (حیات المعظم فی مناقب سیدنا غوث الاعظم، ص:67)

غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے وعظ و نصیحت میں مختلف علوم و فنون پر کلام کرتے تھے جن میں تصوف، معرفت، فقہ، تفاسیر سمیت دیگر فنون شامل تھے۔

بچپن سے سچ بولتے

ایک قافلہ جیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔ جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے آگے بڑھا اور کوہستانی سلسلہ داخل ہوا تو ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے اس قافلہ پر حملہ کر کے اہلِ قافلہ کے مال و اسباب کو لوٹنا شروع کر دیا۔ قافلے کے ہر فرد پر خوف و ہراس چھایا ہوا تھا، کسی میں ہمت نہ تھی کہ آگے بڑھ کر ان خونخوار لٹیروں کا مقابلہ کر سکے، اس قافلے میں لگ بھگ 18 سالہ ایک خوبرو نوجوان بھی تھا، جس کے چہرے پر نہ خوف تھا نہ پریشانی کی کوئی علامت، اطمینان و سکون کا نور اس کے چہرے سے چھلک رہا تھا۔ ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟

نوجوان بولا: میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ راہزن نے تیز لہجے میں کہا: مذاق نہ کرو، سچ سچ بتاؤ؟

نوجوان نے کہا: میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو! میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے۔ راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا، پھر اس نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔

سردار نے کہا: نوجوان! کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں، مگر تم نے کسی دباؤ کے بغیر ہی اپنی دولت ظاہر کر دی؟ نوجوان نے کہا:

میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔ بس! میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں۔ نوجوان کا یہ جملہ تاثیر کا تیر بن کر لٹیروں کے سردار کے دل میں پیوست ہو گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے، اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اٹھا، لہٰذا کہنے لگا:

صاحبزادے! تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پروا کئے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو نبھا رہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوقِ خدا کا دل دکھا رہا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لوٹا ہوا سارا مال واپس کر دیا۔

(قلائد الجواہر، ص:9)

یہ خُوبرو نوجوان کوئی اور نہیں حضور غوث الاعظم حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی تھے، آپ طبقۂ اولیا کے سردار ہیں، چمنستانِ صوفیا کے مہکتے پھول ہیں، اس نورانی قافلہ کے سپہ سالار ہیں جس کا ہر مسافر وفادار اور قدرت کے رازوں کا پاسدار ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ تیرہ (13) علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ ایک جگہ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ ان سے مختلف علوم وفنون پڑھا کرتے تھے۔ دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد مختلف قراءتوں کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھاتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ، ج:1، ص:179)

بلادِ عجم سے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہو تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں، تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے؟ اس سوال سے علماء عراق حیران اور ششدرہ گئے۔ اور اس مسئلہ کو انہوں نے حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکۂ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کرکے اپنی قسم کو پورا کرے۔ اس شافی جواب سے علماء عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:226)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چالیس سال تک یہ معمول رہا کہ عشاء کے لئے وضو کرتے اور پوری رات عبادت میں گزار دیتے یہاں تک کہ اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:164)

پندرہ سال تک رات بھر میں قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:118)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان آج بھی آپ کے کروڑوں عقیدت مندوں اور مریدوں کی توجہ کا مرکز اور محور ہے کہ جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کر دوں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرما دے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص:197)

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ شکر کیا ہوتا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسان کو ماننے اور اپنا یہ ذہن بنائے کہ شکر کرنے کا حق ادا نہیں پایا۔ (بہجۃ الاسرار، ص:234)

امام احمد رضا خان ''حدائقِ بخشش''میں آپ کی شان میں فرماتے ہیں:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

چور کو مقام ولایت تک پہنچا دیا

ایک مرتبہ شام کے وقت آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ جسم مبارک پر قیمتی جبہ تھا۔ جیسے ہی ایک چور نے دیکھا دل میں فیصلہ کر لیا کہ آج کسی طرح اس جبہ کو حاصل کر کے ہی دم لونگا۔ اس ارادے سے چور حضرت کے پیچھے لگ گیا۔

حضرت آگے آگے چل رہے تھے اور چور پیچھے پیچھے، چلتے چلتے جب سرکار غوث اعظم بیچ جنگل میں پہنچے چور کو اطمینان ہو گیا کہ شور مچانے کے بعد کوئی بھی مدد کو نہیں آئے گا انتہائی تیز قدموں سے حضرت کے قریب گیا جبہ مبارک کا دامن پکڑا ابھی چور دامن کھینچنا ہی چاہ رہا تھا کہ حضرت کے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند ہو گئے اور زبان مبارک سے یہ پُرتاثیر کلمہ نکلا:

اے اللہ! تیرے اس بندے نے جس طرح آج تیرے عبدالقادر کا دامن تھاما ہے قیامت تک اس کا ہاتھ میرے دامن سے نہ چھوٹنے پائے۔

یہ جملہ سنتے ہی چور کے دل کی کیفیت بدل گئی اور تائب ہو گیا پھر آپ کی نگاہ ولایت کے سہارے چند ہی دنوں میں مرتبہ ولایت پر فائز ہو گیا۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

آپ قادر بھی ہیں عبدِ قادر بھی ہیں
آپ کی شان قدرت کی کیا بات ہے

اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری الازہری نے کیا خوب فرمایا:

پیروں کے آپ پیر ہیں یا غوث اَلمدد
اہلِ صَفا کے میر ہیں یا غوث اَلمدد

حضرت مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہیں:

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد درمیانِ انبیاء

یعنی غوث الاعظم مقام و مرتبہ میں تمام اولیاء سے ایسے بلند و اعلیٰ ہیں جیسے رسول اللہ تمام انبیاء و رُسل سے مقام و رتبہ میں بلند و اعلیٰ ہیں۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
نبی کی نبوت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں

2۔ علی المرتضیٰؓ کی شجاعت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
امام حسنؓ کی امامت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں

3۔ امام حسینؓ کی دلیری کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
ابوبکر صدیقؓ کی سچائی کا نور ہے غوث اعظمؒ میں

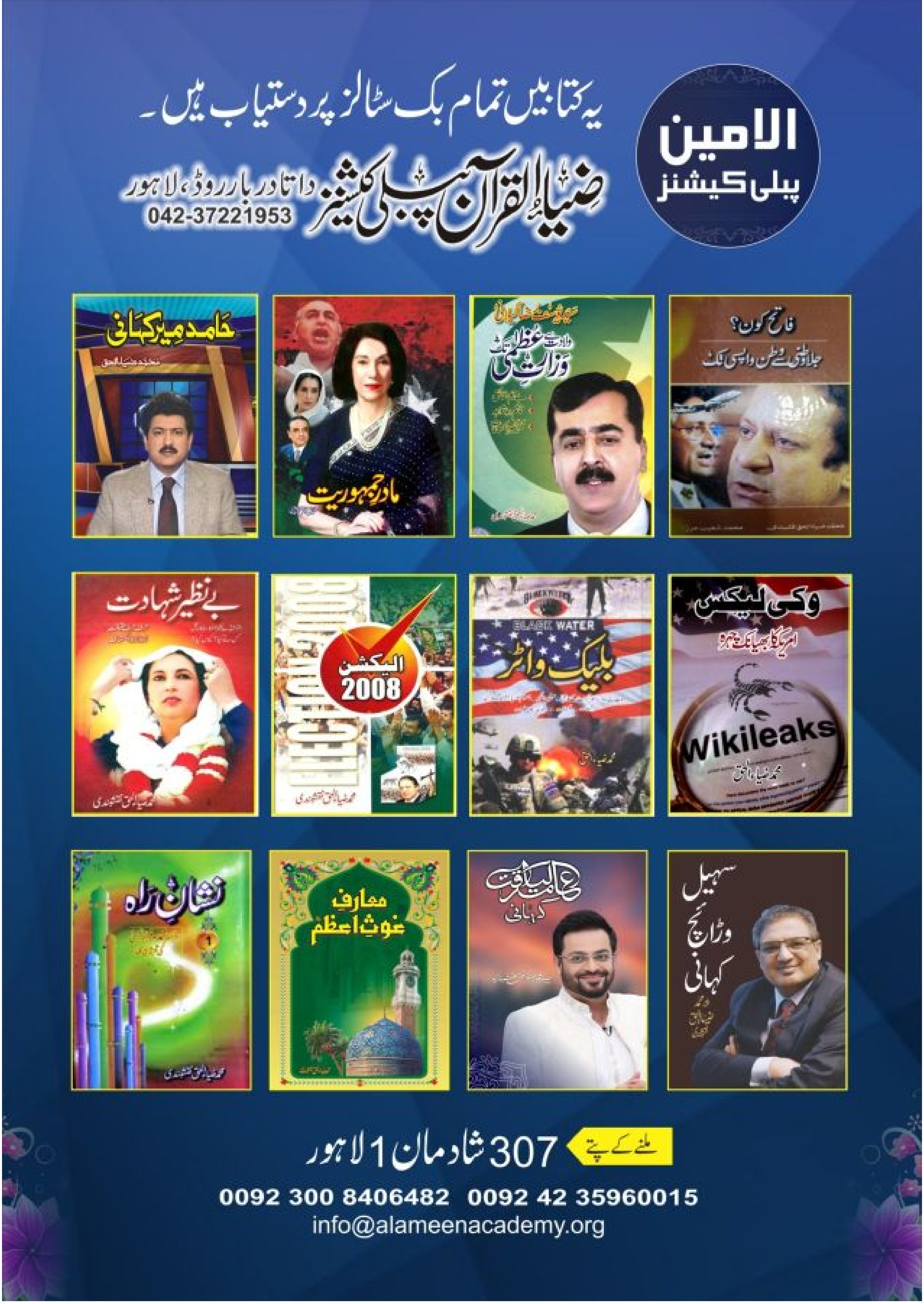
4۔ عمر فاروقؓ کی بصیرت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
عثمان غنیؓ کی سخاوت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں

5۔ غازی عباسؓ کی اطاعت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
امام سجاد زین العابدینؒ کی معرفت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں

6۔ امام محمد باقرؒ کی عبادت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
امام جعفر صادقؒ کی بصیرت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں

7۔ امام موسیٰ کاظمؒ کی نیکی کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
امام علی رضاؒ کی مدد کا نور ہے غوث اعظمؒ میں

8۔ امام محمد جواد التقیؒ کی نظر کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
امام علی نقیؒ کی مہمان نوازی کا نور ہے غوث اعظمؒ میں
امام حسن عسکریؒ کی روحانیت کا نور ہے غوث اعظمؒ میں



Scanned with CamScanner

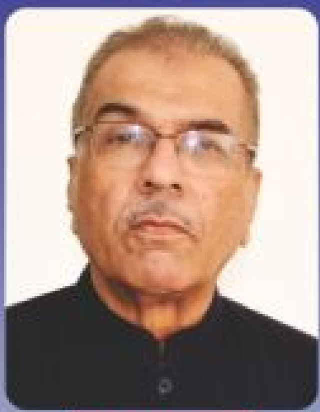
AL-AMEEN ACADEMY CSS/PMS

PAKISTAN'S FIRST EVER UNIQUE SCHOLARSHIP PROJECT



پاکستان کا پہلا منفرد اور اچھوتا تعلیمی پراجیکٹ
جہاں ہونہار طلباء طالبات کو سی ایس ایس
اور پی ایم ایس (سول سروسز) کی تیاری
کرائی جاتی ہے۔

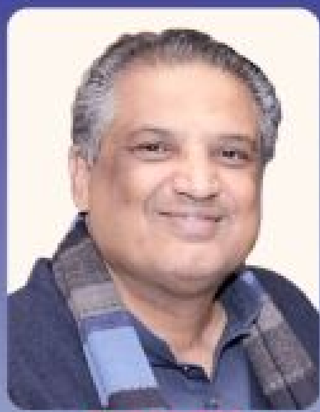
مستحق طلباء و طالبات کو آفیسر بنانے کے لئے ہمارا ساتھ دیں۔



CHIEF PATRON



PRESIDENT



PATRON

CSS | PMS | ONE PAPER | SCREENING

OTHER COURSES OFFERED

ISSB | NTS | JCOs | FPSC | PPSC | MDCAT | IELTS | GERMAN LANGUAGE

JUDICIARY PROGRAMS OFFERED

CIVIL JUDGE EXAMS | ADPP EXAMS | DDPP EXAMS | ADDITIONAL DISTRICT & SESSION JUDGE EXAMS

FOR DONATIONS

میزان بنک

Al-Ameen Academy
Account # 0104898216
Branch Code 0209 Shadman Lahore

AL-AMEEN ACADEMY

307 Shadman 1 Lahore
0092 300 8406482
0092 42 35960015

www.al-ameenacademy.org
alameen.academy
info@alameenacademy.org
Al-Ameen Academy
alameenacademylahore
alameenacademy
Al-Ameen Academy
alameenacademylhr

AL-AMEEN ACADEMY CSS/PMS

PAKISTAN'S FIRST EVER UNIQUE SCHOLARSHIP PROJECT



ماھانہ
موٹی
ویشنل

اجتماعی
دُعا

درسِ قرآن

ہر ماہ 28 تاریخ

بعد از نمازِ عشاء

ملاقات کریں

بیعت، تعویذات
استخارہ، وظائف
خوابوں کی تعبیر
اذکار، ختم غوثیہ
دُعا اور
مشکلات کا حل

روحانی تربیت کار، مذہبی رہنما، اینکر نیوز ون، کالم نگار روزنامہ جنگ

پیر محمد ضیاء الحق نقشبندی

چیئرمین الامین فاؤنڈیشن

شیڈول محفل

- تلاوت
- نعت
- گفتگو
- ذکر و دعا
- لنگر

الامین اکیڈمی 307 شادمان 1 لاہور 0300-8406482